91580- مصیبت کا شکار ہونے پر اسلام سے مرتد ہونے والے کی توبہ

سوال

جب بھی یسر ہوتا میں نماز کی پابندی کرتا تھا، اور پڑھائی میں ذہین ہونے کی بنا پر انجنئرنگ کالج میں داخلہ مل گیا، میں الحمد للہ اللہ کی تعریف بھی کرتا تھا، اور باقی نوجوانوں کی طرح ایک خوبصورت اور احترام کرنے والی بیوی اور ترتیب والے گھر کے حصول کا بھی لالچ اور طمع رکھتا تھا، اور دن رات کثرت سے دعا کرتا، لیکن میں امتحان میں فیل ہوگیا جس کی بنا پر انجنئرنگ کی پڑھائی جاری نہ رکھ سکا، میں نے محسوس کیا کہ میں نے ظلم کیا ہے، اور میں یہ کہنے لگا کہ فلان شخص تو نماز بھی ادا نہیں کرتا اور اللہ تعالی اس کے انجینئر بننا آسان کر دیتا ہے، اور میں نماز کی پابندی کرنے کے باوجود کامیاب نہیں ہو سکا؟

میں صبر نہ کرسکا میں نے اپنے دل اور جی میں کئی باتیں کیں جو اللہ کے دین سے خارج کرنے والی ہیں، مثلا اللہ اور دین پر سب وشتم اور خاص کر تقدیر کو، اور اس کے ساتھ میں نے کچھ مدت تک نماز ادا کرنا بھی ترک کردی اور اذان پر لبیک کہنے کو ناپسند کرنے لگا، میرا دل نماز کے ساتھ معلق ہوگیا اور جب میرے اندر سے غصہ ختم ہوگیا تو ادراک ہوا کہ میں اللہ کے حق میں بہت بڑا گناہ کیا ہے، اور مجھے خدشہ پیدا ہوا کہ کہیں مجھے اس حالت میں ہی موت نہ آ جائے کہ اللہ مجھ سے ناراض ہو، میں یہ سوچ کر رونے لگا اور میں اپنی پڑھائی جاری نہ رکھ سکا کیونکہ میں ہمیشہ اپنے گناہوں میں مشغول رہنے لگا.

میں ایسا فتوی تلاس کرنے لگا جو مجھے راحت دے کہ آیا اللہ تعالی میرا ایسا گناہ معاف کردیگا جس کے متعلق اللہ کا فرمان ہے :

.{یقینا اللہ تعالی اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو نہیں بخشتا، اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے}.

میں نے اس سلسلہ میں دریافت کیا تو اللہ تعالی کے فرمان سے مجھے بہت خوشی اور فرحت حاصل ہوئی کہ اللہ نے فرمایا ہے :

.{کہہ دیجئے اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوجاؤ یقینا اللہ تعالی سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے}.

میں نے اس آیت کے بارہ میں معلوم کیا تو پتہ چلا کہ یہ آیت ان لوگوں کے متعلق نازل ہوئی تھی جو مسلمان نہ تھے اور انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آیا ان کے لیے توبہ ہے؟

لیکن میں تو مسلمان ہوں تو میری خوشی اور فرحت جلد ہی کافور ہوگئی، اور میں نے بخشش کی امید کھو دی، اور میں نماز اور نوافل اور سوموار کے روزے کی جو پابندی کرتا تھا وہ باقی نہ رکھ سکا.

میرا سوال درج ذیل ہے :

میری توبہ کے باوجود کیا میں امت محمدیہ کے ساتھ نہیں رہونگا، کیونکہ بخاری شریف میں حدیث مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالی روز قیامت میری دائیں جانب سے کچھ لوگوں کو پکڑے گا تو میں کہوں گا میرے ساتھی ہیں... تو اللہ تعالی فرمائیگا: وہ تیرے ساتھ نہیں بلکہ یہ تو وہ لوگ ہیں جو تیرے بعد مرتد ہو گئے تھے؟

کیا یہ صحیح ہے کہ اگرچہ میں سچی اور پکی اور خالص توبہ بھی کروں باوجود اس کے میں اپنے اوپر حد جاری کروانے کی استعداد بھی رکھتا ہوں چاہے میں جو بھی کروں پھر بھی اللہ تعالی مجھے معاف نہیں کریگا، کیونکہ اللہ تعالی اپنے ساتھ شرک کرنے کو معاف نہیں کرتا؟

پسندیدہ جواب

اول:

آپ نے جو دین اور تقدیر پر سب و شتم کا ذکر کیا ہے اگر تو آپ نے زبان سے اس کی ادائیگی کی ہے تو بلاشک وشبہ آپ نے ایک عظیم جرم کا ارتکاب کیا ہے، اور وہ اسلام سے مرتد ہونا ہے، اور اس طرح آپ نے ایسا کر کے اللہ جل جلالہ کے ساتھ اچھا نہیں کیا جس نے آپ پر انعام کیا، اور آپ کو پیدا کر کے آپ کو ہدایت سے بھی نوازا، اور وہ اللہ سبحانہ وتعالی سب سے زیادہ آپ پر رحم کرنے والا ہے، ہو سکتا ہے اللہ تعالی کا آپ کو انجینئر نہ بننے دینے میں ایک عظیم خیر اور بھلائی ہو جو آپ پر اللہ کرنا چاہتا ہو، یا پھر اس میں کوئی ایسا عظیم شر تھا جسے اللہ تعالی نے آپ سے دور کرنا چاہا، اس لیے آپ کو اسے راضی و خوشی تسلیم کرنا چاہیے تھا.

اور اگر یہ چیز صرف دل میں خیالات ہی تھے جو زبان پر نہیں لائے، اور نہ ہی دل میں استقرار پائے، تو آپ کو جلد از جلد یہ خیالات دور کر کے اپنے اوپر اللہ کے فضل اور نعمت کو یاد کرنا چاہیے.

بہر حال آپ کا نماز ترک کرنا ایک اور گناہ اور دوسری مصیبت ہے، اور یہ معلوم ہونا چاہیے کہ سستی اور کاہلی سے نماز ترک کرنے والے شخص کے کفر میں اہل علم کا اختلاف ہے اور نصوص کی دلالت کی وجہ سے راجح یہی ہے کہ وہ کافر ہے.

دوم:

آپ کا گناہ اور جرم کتنا بھی عظیم
اور بڑا ہو لیکن اللہ سبحانہ و تعالی کی بخشش اور مغفرت اور حلم و بردباری اس سے
بھی بڑی ہے.

اور آپ کا گناہ کتنا بھی بڑا اور
عظیم ہو پھر آپ اس گناہ سے توبہ کر لیں تو اللہ تعالی آپ کی توبہ قبول کرتے ہوئے آپ
کے گناہ کو معاف کر دیگا، اور اس نے ایسا کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے اور پھر اللہ
سبحانہ و تعالی اصدق القائلین ہے :

آپ نے جو آیت ذکر کی ہے وہ اللہ
تعالی کا یہ فرمان ہے :

.{یقینا اللہ تعالی اپنے ساتھ شریک
کیے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے علاوہ جسے چاہے بخش دیتا ہے }.النساء (48).

یہ اس کے متعلق ہے جو شرک کرتا ہوا
مر جائے اور شرک سے توبہ نہ کرے تو اللہ تعالی اسے نہیں بخشتا، لیکن جو شخص غرغرہ
شروع ہونے سے قبل، اور مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہونے سے قبل توبہ کر لے تو اللہ
تعالی اس کی توبہ قبول کر کے اس کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل ڈالتا ہے، چاہے وہ کفر
یا شرک کا مرتکب ہوا ہو، یا پھر کبیرہ یا صغیرہ گناہوں کا ارتکاب کر بیٹھا ہو، اہم
یہ ہے کہ وہ سچی اور پکی توبہ کرے، اور اپنے کیے پر نادم ہو، اور آئندہ ہمیشہ کے
لیے وہ کام نہ کرنے کا پختہ عزم کرے.

اس کی دلیل اللہ سبحانہ و تعالی کا
یہ فرمان ہے :

.{اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی
دوسرے کو معبود نہیں بناتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالی نے حرام
کیا ہے وہ بجز حق کے اسے قتل نہیں کرتے، اور نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں، اور جو
کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائیگا }.

.{اسے قیامت کے روز دوہرا عذاب دیا
جائیگا، اور وہ ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہیگا }.

.{سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالی نیکیوں میں بدل دیتا ہے، اور اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے}.الفرقان (67–70).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

.{اور یقینا میں بہت بخشنے والا ہوں جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں اور راہ راست پر بھی رہیں}.طہ (82).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی اس طرح ہے :

.{کیا انہیں خبر نہیں کہ اللہ تعالی ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے، اور وہی صدقات کو قبول فرماتا ہے، اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے اور رحمت کرنے میں کامل ہے}.التوبۃ(104).

اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ جو اصل میں کافر تھا اور پھر اللہ نے اسے ہدایت نصیب فرمائی تو وہ مسلمان ہوگیا، اور جو مسلمان تھا اور پھر مرتد ہوگیا اللہ اس سے محفوظ رکھے پھر توبہ کی اور اللہ کی طرف واپس پلٹ آیا، کیونکہ توبہ پہلے سب گناہوں کو ختم کردیتی ہے، اور اسلام اپنے سے پہلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے.

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان :

.{کہہ دیجئے اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوجاؤ یقینا اللہ تعالی سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے}.الزمر (53).

یہ ہر گنہگار جو گناہ کے بعد توبہ کرلے کے لیے عام ہے، چاہے وہ اصل میں کافر ہو، یا پھر مسلمان ہو اور مرتد ہوجائے بلکہ یہ سب معصیت و نافرمانی کرنے والے کو شامل ہے.

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" یہ آیت کریمہ سب کافر گنہگاروں
وغیرہ کو توبہ کرنے کی دعوت ہے، کہ وہ اللہ کی جانب رجوع کرلیں، اور اس میں اللہ
تعالی نے خبر دی ہے کہ وہ توبہ کرنے والے اور رجوع کرنے والے کے سارے گناہ معاف کر
دیتا ہے، چاہے وہ گناہ کتنے بھی ہوں، اور جتنے بھی زیادہ اور سمندر کی جھاگ کے
برابر ہوں، اور اس آیت کو توبہ کے علاوہ کسی اور پر محمول کرنا صحیح نہیں، کیونکہ
جو شخص توبہ نہیں کرتا اس کا شرک نہیں بخشا جاتا " انتہی

ماخوذ از : تفسیر ابن کثیر (75/4
).

اور جن لوگوں کو حوض کوثر سے دور کر
دیا جائیگا اور وہاں جانے سے روک دیا جائیگا، اور ان کے متعلق روز قیامت کہا جائیگا
" انہوں نے آپ کے بعد دین میں بدعات ایجاد کرلی تھیں "

تو یہ ان کے متعلق ہے جو توبہ نہ
کریں بلکہ بدعت اور ارتداد کی حالت میں ہی مرجائیں.

چنانچہ اگر آپ نے اللہ کی جانب رجوع
کرتے ہوئے توبہ کرلی ہے، تو آپ خوش ہوجائیں اور اللہ کا شکر ادا کریں کہ اللہ
تعالی نے آپ کی عمر لمبی کی حتی کہ آپ اسلام کی طرف واپس پلٹ آئے، لہذا آپ اعمال
صالحہ کثرت سے کریں، اور اطاعت و فرمانبرداری مکمل کوشش اور جدوجہد کریں، تاکہ توبہ
کے بعد آپ کی حالت پہلے سے بہتر اور افضل ہوجائے، اور نماز میں سستی کرنے سے
اجتناب کریں، اور نہ ہی نماز کی ادائیگی میں تاخیر کریں، بلکہ بروقت نماز کی
ادائیگی میں کوشش کریں، کیونکہ نماز کی بہت شان ہے، اور یہ بندے اور رب کے درمیان
واسطہ اور تعلق ہے، اور سعادت و راحت اور شرح صدر کا دروازہ ہے، اللہ تعالی سے
ہماری دعا ہے وہ آپ کی توبہ قبول کرتے ہوئے آپ کے گناہ معاف فرمائے.

واللہ اعلم.